سوال

(182) نماز میں مخصوص آیات کا جواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز میں قرآن کی چند آیات کا جواب دینا جیسا کہ مذکور ہے کیا یہ درست ہے اوران کا جواب تمام مقتدیوں کو دینا چاہیے یا صرف امام کو اور اگر مقتدی جواب دے تو وہ جہری طور پر دے یا دل میں ؟ (طارق علی بروہی، کراچی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم (صلاۃ المسافرین باب استحاب تطویل القراء ۃ فی صلوۃ اللیل ح 772) میں ثابت ہے کہ نبی ﷺ جب رات کی نماز میں تسبیح والی آیت پڑھتے تو تسبیح فرماتے جب دعا والی آیت پڑھتے تو دعا فرماتے اور جب تعوذ پناہ والی آیت پڑھتے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے تھے ۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ (سیدنا) ابو موسی الاشعری رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھی ۔ جب آپ نے (سبح اسم ربک الاعلی) کی تلاوت کی تو کہا : سبح اسم ربک الاعلی (المصنف ج 2 ص 508 ح 8640 وسندہ صحیح)

تقریبا یہی عمل ، سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ غیرہما سے ثابت ہے ۔ (المصنف 2/509 ح 8643 وسندہ صحیح 8647، وسندہ صحیح)

لہذا امام کے لئے جائز ہے کہ جمعہ وغیرہ میں آیت کی تلاوت کے بعد کبھی کبھار اس کا جواب بھی عربی زبان میں ہی جہرا یا سرا دے دے تاہم مجھے ایسی کوئی دلیل نہیں ملی کہ مقتدی حضرات بھی آیات کا جواب دیں گے ! لہذا نمازیوں کو چاہیے کہ وہ حالت جہر میں امام کے پیچھے صرف سورہ فاتحہ پڑھیں ۔ واللہ اعلم (شہادت فروری 2000)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ401

محدث فتویٰ